

عظمیٰ شو !
سکالر پی ایچ ڈی اردو،
نمل، اسلام آباد

جاگیردارانہ معاشرے میں عورت کا استحصال (پی ٹی وی ڈراما کے تناظر میں)

Feudal system proves to be the cause of many complications and problems in the society it is as deep-rooted as any other tradition of our society. The dominant class exploits the subservient classes by using it wealth and powers. The authoritative groups think it a right of theirs to suppress the inferior ones. This monopoly creates a class-breach thus resulting in rich, becoming richer and poor becoming more poor.

Pakistan also bears the reputation of a male-dominate and patriarchal society where women are the most trivial and neglected creatures ever. All kind of women of whatever category, literate or illiterate rural settler or urban settler have to face exploitation from people. Such ill treatment and manipulation becomes the foreground of almost all dreams broadcasted on television and basically this oppression and victimization is the topic of the former research.

Ki ن کی ابتدائی نگہی کا آغاز پتھر اور غار کے زمانے سے ہوا۔ ابتدائی دور کا Ki ن جنگلوں اور غاروں میں رہائش پزیر تھا۔ جنگلی جانور اور جنگل کے پھل پودے ہی اس کا ذریعہ خوراک تھے وقت آنے کے ساتھ ساتھ Ki ن نے ترقی کے مدارج طے کیے جو قدرتی وسائل اور زمینوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوئی۔ وہ تمام پیداوار کا مالک بن گیا۔ اس طرح جاگیردارانہ مہم کا دور *میں آغاز ہوا۔ زمینوں کا مالک بن کر جاگیرداروں نے اپنے جیسے Ki نوں کو اپنا غلام بنالیا۔ ان سے ہر طرح کی محنت مشقت کروائی گئی اور صلے میں ان کو صرف اتنا ہی H جس سے وہ جسم اور روح کا رشتہ قرار رکھ سکیں۔ یہ جا V دارانہ مہم کی آسا *ں الفاظ میں وضاحت # ہے۔

ڈاکٹر مبارک علی اس کی تعریف یوں کرتے ہیں:

”ولیم فاتح نے (۱۱۳۵ء-۱۰۶۶ء) نے # انگلستان فتح کیا اور اپنے سوراؤں میں جاگیریں تقسیم کیں تو وہ *من فرانسیسی میں ضیف کہلاتی تھیں۔ جس میں یہ معاہدہ ہوتا تھا کہ ضیف R p والا دشاہ کو سپاہی اور

گھوڑے فراہم کرے گا۔

فیوڈل از $\hat{A}$ م جاگیردارانہ م مختلف ملکوں میں مختلف صورت حال میں پیدا ہوا اور وقت کے ساتھ ساتھ مختلف وجوہات اور اسباب کی بنا پر پوری د* میں اس $\hat{A}$ م کا خاتمہ H لیکن قسمتی سے جبر و استحصال اور طبقاتی کشاکش F یہ $\hat{A}$ م پاکستان میں اب-- جاری ہے۔ یہ $\hat{A}$ م ان ملکوں کی پیداوار ہے جن کی معیشت کا $\hat{A}$ م دہ انحصار زرا (پہلے) ہے اور پاکستان بھی ای- زرعی ملک ہے۔ یہ ایسا استحصالی $\hat{A}$ م ہے جس سے فیوڈل لارڈ ہمیشہ f ے میں رہتا ہے۔ اضافی پیداوار سے دو { میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ کسان اور محنت کش طبقہ صرف اتنی فصل کا حق دار ہوتا ہے جس سے ان کی آ- رہبر ہو سکے۔ کسان سخت محنت کرتے ہیں۔ وجود غریب ہی رہتا ہے جبکہ جاگیردار کی طاقت اور دو { مسلسل بڑھتی رہتی ہے طاقتور طبقہ محکوم اور کمزور طبقے کو ایسے حالات میں $\hat{A}$ م ہے کہ نہ تو وہ اس کے خلاف بغاوت کرنے کے قابل رہتے ہیں نہ ہی بیگار سے چھٹکارا پتے ہیں۔ کیونکہ طاقت کے بل بوتے پر اس کمزور طبقے کو ظالمانہ سزا N دی جاتی ہیں اور ایسا سلوک کیا جاتا ہے کہ آئندہ کوئی ایسا $\hat{A}$ م نہ کھڑے۔

جاگیرداروں کو اقتدار اور اختیارات کے معاد 5 میں* دشمنوں کی طرف سے بھی مکمل آزادی اور حمایت حاصل ہوتی تھی۔ پاکستان میں بھی جاگیرداری $\hat{A}$ م کی مضبوطی اور طاقت کی وجہ حکومتی سرپرستی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ $\hat{A}$ م مضبوط C دوں پر استوار ہے۔ انگریزوں نے ذاتی مفاد کی خاطر جاگیرداری $\hat{A}$ م اور جاگیرداروں کو تحفظ $\hat{A}$ م کیے۔ $\hat{A}$ م طبقہ انگریزوں کے اقتدار کو مضبوط بنائے۔ جاگیرداروں نے وسیع اختیارات کیے { و { عوام کو قابو میں رکھا۔ انہیں بغاوت سے دور رکھا اور اپنی تجویزوں بھی ہمیشہ بھری رکھیں لہذا یہ استحصالی $\hat{A}$ م انگریزوں اور جاگیرداروں کے لیے بہت سودمند رہا 1 عام طبقہ اس استحصالی $\hat{A}$ م سے بہت کمزور H ۔ انگریزوں نے جاگیرداری $\hat{A}$ م اور جاگیردار طبقے کو ضرورت سے $\hat{A}$ م دیہاہیت دی لہذا $\hat{A}$ م کے طور پر اس طبقے نے بھی حکومت کا بھرپور ساتھ $\hat{A}$ م اور مکمل وفاداری کا مظاہرہ کیا۔ انگریزوں نے جاگیرداروں کو خصوصی مراعات دیں* کہ ان میں اور عام افراد میں طبقاتی خلیج بڑھتی چلی جائے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جاگیردار اپنے آپ کو حاکم اور $\hat{A}$ م افراد کو اپنی رعایا سمجھتے اپنی دو { ، طاقت اور اقتدار کے $\hat{A}$ م وہ عام K ن کو K ن ہی نہیں سمجھتے تھے اور اپنے جیسے K نوں کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک روا رکھا جاتا۔ ذرا سی غلطی پر ان کو ایسی و D * کہ اور در $\hat{A}$ م سزا N دی جاتی تھیں کہ دوسرے لوگ ان کا حشر دیکھ کر عبرت حاصل کریں اور آئندہ کوئی فرد ایسی کوشش نہ کر سکے۔ غرض یہ ظلم اور جبر F ایسا استحصالی $\hat{A}$ م تھا جس میں کمزور طبقے کی $\hat{A}$ م جانوروں سے بھی* تھی۔

اس $\hat{A}$ م میں عورت انتہائی کمتر حیثیت کی مالک تھی۔ اس کو کوئی حق آزادی حاصل نہیں تھی۔ تعلیم سے محروم رکھا جاتا اور $\hat{A}$ م $\hat{A}$ م حویلیوں میں ساتھ دوں میں چھپا کر رکھا جاتا۔ $\hat{A}$ م خانے میں کسی مرد 5 زم کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی لہذا ایسے حالات میں طوائف کو بہت اہمیت حاصل ہوئی۔ $\hat{A}$ م انی اور D © والی بیوی کا کام صرف وارث پیدا کرنا اور جو- کے معاد 5 ت کی دیکھ بھال کرنا تھا۔ طوائف اس لیے پسندیدہ تھیں کہ وہ آزاد خیال، رنگین مزاج اور شوخ و چنچل عورت تھیں۔ موسیقی، شعر و شاعری، زواد اور

، M اس کے مزاج کا حصہ تھے۔ لہذا طوائف کا کوشا جاگیردار کے لیے *۔ جی اور روحانی تسکین کا ذریعہ بن گیا۔

جاگیردار اپنی زمین کو تقسیم سے بچانے کے لیے اولاد کی شاخیں اپنی۔ اداری اور خا ان سے *۔ ہر نہ کڑا چاہتے۔ کتنی ہی بے جوڑ شادی کیوں نہ ہو۔ عورت کو زیور سے لاد کر قیمتی لباس پہنا کر جو *۔ میں قید کر ڈیا *۔ صرف وہ عورت عزت کے قابل ہوتی جو خا ان کا وارث پیدا کرتی۔ یہ آ م انگریزی دور میں پوری طاقت کے ساتھ قائم رہا۔ قیام *۔ کستان سے کچھ عرصہ قبل کانگریس نے واضح طور پر اعلان کر ڈیا کہ آزادی حاصل ہونے کے بعد ملک سے جاگیرداری آ م کا مکمل طور پر خاتمہ کر ڈیا جائے گا اور ۱۹۵۳ء میں بھارت میں جاگیرداری آ م کا مکمل طور پر خاتمہ کر ڈیا گیا۔

اس ضمن میں ڈاکٹر مبارک علی کہتے ہیں:

* کستان میں جاگیرداری آ م کو تقسیم کے بعد *۔ نئی گلی گلی کی آزادی کے بعد پنجاب اور سندھ سے ہندوؤں کا تعلیم *۔ فتنہ متوسط طبقہ *۔ ان کی غیر حاضری میں جاگیردار طبقے کو پوری آزادی مل گئی کہ ملک کی سیا *۔ بغیر کسی مقابلے کے حاوی ہو جا N۔ سیا *۔ اور اقتدار پر ان کے تسلط کی وجہ سے وہ تمام کوششیں جو کہ زرعی اصلاحات کے سلسلے میں ہو N وہ *۔ کام رہیں *۔ کستان کی جمہور *۔ جاگیردارانہ ہے کیونکہ ملک کی ہر سیاسی جماعت *۔ سوائے چند *۔ جی جماعتوں کو چھوڑ کر *۔ ان کی آفت میں ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ *۔ کستان کی جمہور *۔ بھی جاگیرداری آ م کی *۔ بلع فرمان ہے۔ مارشل لاء اور فوجی آمر *۔ کے دور میں بھی ان کی مراعات، قرار رتی ہیں۔ اپنے علاقوں میں جاگیرداروں اور وڈیوں کا اتنا *۔ ورسوخ ہے کہ سیاسی جماعتیں بھی ووٹ حاصل کرنے کے لیے ان کی محتاج ہیں۔ انتظامی اداروں پر بھی ان کا قبضہ ہے۔ جس کے ذریعے یہ اپنے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ ان اختیارات کی *۔ و یہ اپنے وفادار لوگوں کو 5 زمیں دلاتے ہیں۔ پولیس سے مجرموں کو بچاتے ہیں اور اپنے مخالفین کو بھی سرا N دلوانے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔

سیاسی اقتدار کی *۔ و ان جاگیرداروں اور وڈیوں کو جو اختیارات حاصل ہوئے اس کی *۔ و یہ اختصالی طبقہ اور بھی *۔ یہ طاقتور اور مضبوط *۔ معاشرے میں حکومتی اداروں کا احترام اور وقار ختم ہو چکا ہے۔ ارکان اسمبلی *۔ وزراء صرف قابل احترام ہستیاں ہیں جو لوگوں کے کام کرواتے ہیں۔ ان لوگوں نے تعلیمی آ م اور تعلیمی اداروں کو بھی *۔ دکیا ہے کہ متوسط طبقہ کسی صورت بھی پھلنے پھولنے نہ پئے لہذا آج اکیسویں صدی میں بھی *۔ کستان کا جاگیردار محفوظ، مضبوط اور طاقتور ہے آج بھی اقتدار اور اختیار کا مالک جاگیردار اور وڈی *۔ ہے جبکہ عوام اور رعایا *۔ حال اور بے حال ہو چکے ہیں۔

جاگیرداری آ م میں عورت کا استحصال پی ٹی وی ڈرامے کے تناظر میں:

ادی *۔ مصنف اور شاعر معاشرے کے حساس ترین افراد ہوتے ہیں۔ معاشرے کے سیاسی ہستیاں *۔ ، معاشرتی اور معاشی حالات کسی نہ کسی طور پر ادب پر ضرور *۔ از ہوتے ہیں۔ لہذا ادیب *۔ کے قلم سے 3 والے الفاظ معاشرے اور قوم کی آواز بن جاتے

ہیں۔ ا کوئی ادیب* یہ مصنف اپنے ارد گرد کے ماحول اور حالات سے غافل ہو جائے تو ہاں اچھے ادب کا خالق کبھی نہیں بن سکتا۔ ہمارے ہاں اردو افسانے کا آغاز ہی جاگیر داری A م کے جبر و استحصال کے دور میں شروع ہوا۔ پہلی B عظیم (۱۹۱۸ء۔ ۱۹۱۴ء) کے بعد روس میں اشتراکیت کا آغاز ہوا تو اس تحریر نے عالمی ادب کو بھی متاثر کیا۔ ہندوستانی ادیب* اور شعراء بھی اس سے متاثر ہوئے بنانا رہ سکے۔ ہندوستانی معاشرہ اس وقت طائفہ سماج اور جاگیرداروں کے استحصال کا شکار تھا۔ انگریزوں نے ایسے ظالمانہ قوانین بنا رکھے تھے جن کے خلاف کمزور طبقہ آواز بلند کرنے کے حق سے بھی محروم تھا۔ لہذا اس دور میں ادیب* کے لیے کچھ کہنا آسان نہ تھا۔ لیکن اس کے وجود جبر و استحصال کی کہانی ادب کا حصہ W لگی تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس غیابہ رویے میں شدت آنے لگی چنانچہ حکومتیں بھی وقتاً فوقتاً اس کو روکنے کی کوشش کی۔

جاگیر داری A م شروع سے ہی ہمارے ولوں اور افسانوں کا حصہ رہا* پاکستان W کے بعد ۱۹۶۴ء میں پی ٹی وی کا آغاز ہوا۔ ٹی وی ڈراما بہت جلد عوام میں مقبول ہونے لگے۔ ریڈیو صرف آواز سنائی دیتی تھی جبکہ ٹی وی ڈراما کے ساتھ تمام افراد بولتے، حرکت کرتے دکھائی دیتے۔ جس کی وجہ سے ٹی وی ابلاغ اور اظہار کا موثر ذریعہ بن گیا۔

پی ٹی وی کا آغاز چوتھی حکومتی سرپرستی میں ہوا تھا۔ لہذا پی ٹی وی کی نشریات سرکاری پلیسیوں کے مطابق نشر کی جاتی تھیں۔ صدر ایوب نے بھی اسے سیاسی مقاصد کے لیے بھرپور طور پر استعمال کیا اور ضیاء دور کی اسلام آباد C پلیسی، اہل و عیال اموں میں درآئی تھی جس کے تحت خواتین کے منہ پر لباس، سر دوپٹے سے ڈھکا ہوا، موسیقی، ڈانس اور فلمی ڈراموں* پبندی تھی۔ لیکن اس کے نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے ادیبوں اور دانشوروں نے اظہار و بیان کے نئے راستے نکال لیے اور ڈھکے چھپے الفاظ میں مارشل لاء کے خلاف بھرپور مزاحمت کی۔

پی ٹی وی کے ڈراموں میں ملک کے سیاسی، سماجی اور معاشی حالات کی بھرپور عکاسی کی گئی اور عوام کو تفریح کے ساتھ ساتھ * شعور بنانے کی بھی شعوری کوشش کی۔ یہی وجہ ہے کہ پی ٹی وی حکومتی پبندیوں کے وجود اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ ٹی وی کی عکاسی سے ڈراما کی اہمیت کا اہل و عیال ڈراما ہے۔ جسے عکاسی سے ڈراما دیکھا اور پسند کیا جاتا ہے۔ ٹی وی ڈراما کی وجہ سے عوام کی دلچسپی تھیٹر اور فلم سے کم ہونے لگی۔

ڈراما بھی ادب کا حصہ ہے* پاکستان W کے بعد ملک جن مشکلات اور مسائل سے دوچار تھا وہ ہمارے ڈراموں کا موضوع W لگے۔ ہجرت کا موضوع وقتی اور ہنگامی نوعیت کا تھا۔ لہذا یہ موضوع ہمارے ولوں اور افسانوں میں بہت شدت اور کرب کے ساتھ موجود ہے۔ پی ٹی وی کا آغاز ۱۹۶۴ء میں ہوا۔ اس وقت ہجرت کے اہم مسائل خاصہ حدت، مذہم ہو گئے تھے۔ اب دوسرے سماجی مسائل ڈراموں کا موضوع W لگے تھے۔ مثلاً غریب اور امیر کا تصادم جاگیردار اور کسان کی کشمکش، رشوت ستانی، ذخیرہ کاری، سگنگ اور اشیائے صرف کی انی وغیرہ اہم موضوعات ہیں۔

جاگیردار اور کسان کا تصادم ہمارے ہاں اس وجہ سے اہمیت رکھتا ہے کہ ہمارا ملک دی طور پر زرعی ملک ہے۔ دی کا ۱۰

حصہ دیہات میں رہائش ہے اور کھیتی باڑی ہی ذریعہ معاش ہے۔ ہمارے دیہاتوں کے کسان آج بھی جاگیرداروں کے استحصال اور مظالم کا شکار ہیں۔ اس حوالے سے امجد اسلام امجد اور اصغر ایم سید کا م سرفہرہ ہے۔ انہوں نے بطور ڈراما نگار جاگیردارانہ آرم اور اس کی قباحتوں کی اپنے ڈراموں میں بہت باری بینی سے عکاسی کی ہے۔

امجد اسلام امجد نے لاہور سے ڈراموں کی پیشکش کا آغاز کیا اور اپنے ڈراموں میں معاشرے کے 6% ایام، جاگیردارانہ آرم، شہری ودیہاتی کی کاموازنہا، پیشکش از میں پیش کر کے بے پناہ شہرت سمیٹی۔ ان کے مشہور ڈراموں میں وارث، وقت، رات، فشار، ایندھن، احساس یں، الٹی چھری، سمندر، آرم لوہار شہریت فتر ڈرامے ہیں۔

جاگیردارانہ سماج کی پیشکش کے حوالے سے درج ذیل ڈراما نگار اہم ہیں:

امجد اسلام امجد، اصغر ایم سید، منشیہ د، عبدالقادر جو، نور الہدی شاہ، شو، صدیقی، کفایتی، رودینی، فرزانہ ایم سید، بشری رحمن، وصی شاہ، محسن گیلانی، ڈاکٹر سید ارسلان وغیرہ۔ ان ڈراما نگاروں نے جاگیردارانہ سماج کی عکاسی اپنے ڈراموں میں بہت خوبی سے کی ہے۔ جاگیردارانہ سماج ظلم و جبر اور استحصال کا دوسرا م ہے۔ جس میں طاقتور طبقہ بے پناہ طاقت اور اختیار کا مالک ہے جو کمزور اور محکوم کے ساتھ جانوروں سے بھی بے سلوک ہے اور ان کو ظلم اور تشدد کے ساتھ اس طرح سے ہے کہ کوئی اس کے خلاف بغاوت نہ کر سکے۔ لیکن یہ خلاف فطرت ہے۔ ظلم اور جبر حد سے بڑھ جاتا ہے تو کوئی نہ کوئی سر پھر اضرور بغاوت کرتا ہے۔ یہی موضوع ہمارے ڈراموں میں اکثر دکھائی دیتا ہے کہ جاگیردار کون کون سے حربے استعمال کرتا ہے۔ بغاوت کو روکنے کے لیے لیکن کمزور طبقہ بھی اپنے حقوق کی خاطر ظالم وڈیے سے ٹکر دیتے ہیں۔

جاگیردارانہ سماج میں ویسے تو ہاری، کسان، مزارع مراہی اور مظلوم کردار ہے بلکہ اصل کشش ہی کسان، مزارع اور جاگیردار کے درمیان ہوتی ہے۔ لیکن اس سماج میں ہاری مزارع سے بھی ڈیہ کمزور اور مظلوم کردار عورت کا ہے۔ خواہ وہ ہاری کے گھر کی عورت ہے وڈیے کے گھر کی۔ عورت دونوں صورتوں میں مجبور اور لاچار دکھائی دیتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں چوہ مرد کی حاکمیت ہے۔ لہذا عورت کے ساتھ غلاموں والا سلوک ہی کیا جاتا ہے۔ جس کے صرف فرائض ہیں حق اس کو کوئی حاصل نہیں۔ شہر کی عورت پڑھ لکھ کر کسی حدت۔ خود مختار ہو چکی ہے اور تعلیم کے شہری عورت خاصی شعور بھی ہے۔ لہذا شہری عورت پڑھ لکھی کسی نہ کسی طرح اپنے حقوق کے دفاع کے لیے کوشاں رہی ہے۔ دیہات کی عورت کا کوئی پسان حال نہیں۔ صحت اور تعلیم سے محروم ہونے کے ساتھ دیہات کی عورت کم خوار کی اور غذائی قلت کا شکار رہتی ہے کیوہ دیہات میں آج بھی یہ تصور موجود ہے کہ اچھی خوراک کھانا مثلاً دودھ، گھی، گوشت وغیرہ صرف مرد کے لیے ضروری ہے۔ عورت کو ان چیزوں کی ضرورت نہیں مرد گھر کا کفیل ہے جبکہ عورت نے صرف گھر ہی سنبھالنا ہے۔ اب اس گھر سنبھالنے میں اس کی مصروفیات بے تحاشا ہیں۔ لیکن وہ بے کام اتنے اہم اور مشکل نہیں کیوہ وہ تو گھرداری کا حصہ ہیں۔

پی ٹی وی کے ڈراموں کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ڈراموں میں جاگیردارانہ سماج کے ظلم و جبر اور

استحصال کی عکاسی عورت کے ذکر کے بنا دھوری ہے ایسے سبھی ڈرامے جن میں جاگیردارانہ سماج کی عکاسی کی گئی ہے ان میں عام طور پر & سے * یہ مذکورہ مظلوم اور پکا ہوا طبقہ عورت ہے۔ اس حوالے سے A آغاز سے جائزہ لیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں۔

”جھوک سیال“ پاکستان کے دیہاتیوں کے ساتھ ہونے والی ۱۰۰ فیوں اور * دتیوں پر F ہے جو کہ ڈیڑھ اور جاگیردارانہ لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس ڈرامے میں دکھایا گیا کہ جاگیرداروں کے چنگل میں پھنسے ہوئے لوگ کیسی بے بسی والی * گی / ارنے مجبور ہیں۔ کوئی ان ڈیڑھوں کے خلاف آواز نہیں بلند کر سکتا۔

اس ڈرامے میں ای۔ کردا * مہنا دجلی پیر ”پیر عدا“ حسین شاہ ہے جو مذہب اور شریعت کی آڑ میں لوگوں کو لوٹتا ہے۔ گاؤں کے لوگ ان پڑھ اور جاہل ہیں۔ ضعیف الاعتقاد ہیں لہذا پیر عدا * جیسے بندے کی دکان خوب چلتی ہے۔ یہ ایسے سماج کی کہانی ہے جسے انگریزوں سے آزاد کروانے کے بعد مذہب کے مہم تشکیل دیا * H تھا 1 یہاں سفید پوش مجرموں نے قبیلوں، ذاتوں اور علاقوں کے مہم عوام کو رشتوں دے کر حکومت بنائی اور اقتدار پر قابض ہو گئے۔ انہی حکمرانوں نے اپنی طاقت کو اپنی حرص و ہوس کی تکمیل کے لیے استعمال کیا۔ ”جھوک سیال“ میں بھی گاؤں کے لوگ دو * وہوں میں تقسیم تھے۔ ای۔ آ وہ جاگیردار کا حمایتی تھا دوسرے آ وہ کے لوگ پیر عدا * حسین شاہ کے مر * تھے جو کہ بہت * زو * سے پل کر جوان ہوا۔ تین شاخیں کر لیں 1 اس ہوس پر & پیر کی ہوس گھر 5W زماؤں اور مر * عورتوں سے بھی ختم نہیں ہوتی۔ اس کے چیلے اس کے لیے شکار کی تلاش میں رہتے۔ ای۔ روزانہ کی آ زینو * پڑتی ہے۔ لیکن اس کو تسخیر کرنے میں پیر کو خاصی مشکلات کا سامنا کرنا * ہے اور یہی زینو بعد میں اس پیر * کو ذلیل کرانے کا * ہے۔ اس ڈرامے میں پیر کا شکار W والی خواتین مظلوم ہیں۔

پی ٹی وی ڈراما ”: اکی بستی“ شو * صدیقی کی تحریر ہے۔ اس ڈرامے میں پہلی * پاکستان کے 4 سرمایہ دارانہ اور 4 جاگیردارانہ معاشرے میں جمہور * اور مذہب کی آڑ میں جس ہوس پرستی اور فریب کاری کو شعرا بٹا جا رہا تھا، کو پیش کیا *۔ اس ڈرامے میں نوشا کی بیوہ ماں غریب *، استی اور حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کر * زکبازی کے ساتھ شادی کرتی ہے لیکن وہ اس کی بیٹی سلطانہ پر * آ R ہے اسی وجہ سے وہ ڈاکٹر موٹو کے ساتھ مل کر سلطانہ کی ماں کو slow poisoning کا حربہ استعمال کر کے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے اور اس کو قتل کرنے کے بعد اس کی بیٹی سلطانہ پر قابض ہو جاتا ہے۔

سلطانہ کا بھائی نوشا گھر کے حالات سے تنگ آ کر گھر سے بھاگ جاتا ہے اور کراچی پہنچ کر ۱۹۶۵ء میں شامل ہو جاتا ہے۔ اسے # ماں اور بہن کے ساتھ ہونے والی * دتی کا پتہ چلتا ہے تو وہ * زکبازی کو قتل کر کے خود تھانے میں پیش ہو جاتا ہے۔ اسے سزا ہو جاتی ہے۔ اس ڈرامے میں نوشا کی ماں بے بسی اور بے چارگی کی تصویر ہے جو حالات کے ہاتھوں تنگ آ کر شادی کرتی ہے 1 یہ شادی اس کے لیے * ل جان بن جاتی ہے۔ پھر یہ ظلم کا سلسلہ رکتا نہیں ہے۔ اس کی بیٹی سلطانہ ماں کے مرنے کے بعد * ز کے چنگل میں قید ہو جاتی ہے۔ وہ اس کے ساتھ * جائزہ تعلقات قائم کر 8 ہے۔ * ز کے قتل کے بعد میونسپل بورڈ کا چیئرمین اور سیاسی لیڈر ”خان بہادر فرخ علی“ اس کے حسن و جوانی پر فریفتہ ہو جاتا ہے وہ سلطانہ کو طوائف بنا کر اپنے * س R ہے اور نئے نئے مردوں کے

کے استحصال کی تین صورت ہے۔

اس ڈرامے میں ”میاں حیات محمد“ ای۔ معزز اور شریف آدمی ہے۔ جس نے دو { اور جا G ادبنانے کے لیے ہر غلط ہتھکنڈہ استعمال کیا ہے۔ یہ شخص اس قدر اخلاقی / اوٹ کا شکار ہے کہ اپنے سیاسی تعلقات، ہانے اور مضبوط بنانے کے لیے اپنی بیوی کو ہر روز نئے نئے مردوں سے تعلقات استوار کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس طرح اس کی بیوی اس کی سیاسی ہوس پستی کا شکار ہو جاتی ہے۔ بظاہر یہ معاشرے کا عزت دار شخص ہے لیکن وہ اپنے قریب R رشتوں کو ہوس پستی کی بھینٹ بڑھا چکا ہے۔

ڈرامے میں ”ہمدانی“ کا کردار معاشرے کے پلم زدہ حصے کو لکھتا ہے جہاں جسمانی لذت ہی & کچھ ہے۔ ہمدانی اور اس کی بیوی ہر ماہ ای۔ زمیندار کے عیش خانے پر اس کے مہمان W ہیں۔ اس عیش کدے میں امیر کبیر اور رؤسا اپنی اپنی بیگمات کو ساتھ لاتے ہیں۔ کھانے کے بعد وہاں ای۔ قرعہ نکالا جاتا ہے اور کسی کی بیوی کا قرعہ # دوسرے مرد کے ساتھ ہے تو وہ اس کے ساتھ رات / ا رتی ہے۔ اس طرح ای۔ دوسرے کی بیویوں کو رات بھر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ معاشرے کے مہاد شرفاء رات کی ریکیوں میں کیسے کیسے گل کھلاتے ہیں۔ عورت ای۔ کھٹ پتی ہے جس کو # اور جس طرح چاہتے ہیں یہ جاگیر دار اور وڈیے استعمال کر دیتے ہیں۔ شو! صدیقی نے اس ڈرامے میں سماج کے ان پہلوؤں کو بچکانہ از میں پیش کیا ہے۔

اس ڈرامے کی وجہ شہرت اس میں موجود حقیقت پسندانہ رجحان کی عکاسی ہے جس سے جاگیر دارانہ آہم کی خود غرضیوں، ہوس پستی اور بے شرم خصلتوں کو بے وقار کیا ہے۔

پی ٹی وی کا ڈراما ”پیاس“ اصغر ایم سید کا تحریر کردہ ہے۔ اس ڈرامے میں موجود ہر عورت کا کردار مظلوم اور مجبور کردار ہے۔ سوائے ”شمشاد بیگم“ کے جو کہ ای۔ کوٹھے والی عورت ہے۔ وہی اپنے زواہ کے ذریعے قہر خان جیسے ظالم اور جلا شخص کو قابو کر سکتی ہے اس پورے ڈرامے میں عورت کی بے بسی روپ اور ہر کردار میں دکھائی گئی ہے۔

اس ڈرامے میں دو خانہ ان لکھتے ہیں ای۔ قہر خان کا گھرانہ جو کہ ای۔ بہت جاگیر دار ہے اور دوسرا پیر سلیمان شاہ کا گھرانہ ہے۔ پیر سلیمان کے پاس ہر وقت ضعیف الاعتقاد عورتوں کا ہجوم لگا رہتا ہے وہ کسی کو دم لکھتا ہے، کسی کو تعزین دیتا ہے اور کسی کے مار مار کر جن نکالتا ہے۔ پیر صا # کی بیوی M خالصتاً مشرقی اور وفادار بیوی ہے۔ جس نے پیر صا # کی منت پوری کرنے کے لیے اپنا ای۔ اللہ کی راہ میں فقیر بنانے کے لیے کسی درگا پر چھوڑا ہوا ہے۔ پیر صا # کے کہنے پر وہ بن تو بندر ہے لیکن دل پر قابو نہیں رکھ سکتی اور چھپ چھپ کر روتی ہے۔ اس کا دوسرا O اشرف ہے۔ جو پیری مری کی سخت خلاف ہے۔ اکثر پ سے بحث کرتا رہتا ہے۔ پیر سلیمان شاہ نے M کو I کر رکھا ہے کہ جو فقیر بنا ہے اس کے رے میں اشرف کو کل معلوم نہیں ہوگا۔ چاہیے۔ سلیمان شاہ M کو اپنی قسم دے دے اور کہتا ہے:

سلیمان شاہ: تم بھول جاؤ! اس W کو جس کے لیے تم نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے اور قسم کھا رکھی ہے یہ ت تم نے اشرف سے بھی چھپائی ہے۔

M: # ہی تو ہوں بس روز اس کے جسے کا کھٹا کسی غریب مسکین کو دے دیتی ہوں اور۔ # دل بھر

آئے تو چند آ 2 بہا لیتی ہوں۔ ۳

پیری مری ہی پیر سلیمان شاہ کا ذریعہ معاش ہے۔ اسی غرض سے وہ عجیب و غریب منت ما ہے اور اس کی خاطر W کو قربان کرتے ہیں اور بیوی # چاہ اپنی ماتا کی قربانی دیتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے خوش رہے۔ عورت ہر دکھ سہہ سکتی ہے 1 اولاد کا دکھ اس کی، دا & سے، ڈھ کر ہے۔ یہاں M ای۔ مجبور کردار ہے جو بے بسی اور بے چارگی کا نمونہ ہے۔ دوسری طرف جاگیر دار قبریہ خان کی جو ہے جہاں # وہ بھی نہیں مار سکتا۔ اس کی جو ہے کہ ان خانے میں کوئی مرد 5 زم نہیں جاسکتا۔ جو ہے کہ وہی قاعدے اور قانون ہیں جو جاگیر داروں کے رسم و رواج کا حصہ ہیں۔ اس کی ای۔ ہی بیٹی ہے سیمہ۔ جس سے وہ پیار بھی کرتے ہیں 1 اس کے لیے وہی سخت قانون ہیں۔ اسے کہیں آنے جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

وہ پڑھنے لکھنے کی شوقین ہے۔ اس نے بی اے۔ پائیو، پڑھا۔ اب ایم اے کی خواہش مند ہے۔ جس کے لیے قبریہ خان پیر سلیمان شاہ کے W سے تعلق ہے جو کہ ہسٹری کلپ و فیسر ہے کہ وہ آکر اسے گھر پڑھائے۔ کمرے کے # رمل پڑھ لگا کر سیمہ پ۔ و فیسر سے پڑھتی ہے۔ پ۔ و فیسر اشرف۔ # اسے پڑھانے ہے تو اسے جو ہے کہ گھٹن زدہ ماحول کا احساس ہے۔ گادوں کی ای۔ لڑکی کسی کے ساتھ بھاگ جاتی ہے۔ لڑکی کا۔ پ۔ قبریہ خان کے پاس فریڈلے کر ہے۔ قبریہ خان کے آدمی اس لڑکی کو ڈھک کر واپس لاتے ہیں تو اس کا۔ پ۔ معافی مانگتا ہے لیکن قبریہ خان اس کو معاف نہیں کرتے۔ پہلے کوڑے سے لڑکی کو مارتے پڑھتا ہے۔ # ادھ موئی ہو جاتی ہے تو جو ہے کی غلام / دش میں # کفن پہنا کر دفن کروا دیتا ہے۔ اس لڑکی کی چیخوں سے سیمہ شدید خوف زدہ ہو جاتی ہے اور بیمار پڑ جاتی ہے۔ اشرف۔ # اسے پڑھانے ہے تو یہ ت سن کر حیران رہ جاتا ہے۔ سیمہ کی ماں بھی مجبور اور بے بس عورت ہے جو کہ قبریہ خان کے سامنے ت کر کے یہ بن کھولنے سے ڈرتی ہے۔ قبریہ خان دوسری بیوی شمشاد بیگم کا دیوانہ ہے جو کہ ای۔ طوائف ہے۔ وہ اس سے نکاح کر کے گھر لے آئے ہیں 1 وہ الگ جو ہے۔ وہ جس طرح چاہے اور جس # از میں چاہے قبریہ خان سے ت کر سکتی ہے۔ اس سے اپنی خواہشات کی تکمیل کروا سکتی ہے۔ وہ اسے مشورہ دیتی ہے کہ سیمہ کی شادی اپنے بھانجے سے کر دو۔ اس لڑکے کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ اس رشتے سے سیمہ کی ماں انکار کر دیتی ہے۔ # قبریہ خان انکار کی پ۔ واہ نہیں کرتے تو سیمہ گھر سے بھاگ جاتی ہے۔

اس ڈرامے میں ای۔ کردار ”جیراں“ ہے جس کی ماں جن نکھوانے کے لیے اسے پیر سلیمان شاہ کے پاس لاتی ہے۔ حالانکہ وہ نفسیاتی ڈکٹار ہے کیونکہ اس کا نشی # پ اپنا 1 پورا کرنے کے لیے اس کا رشتہ، دتی ای۔ امیر بوڑھے سے کر دیتا ہے اور بیٹی کے عوض اس سے اچھی خاصی رقم ہوتی ہے۔ جیراں کی ان پڑھ جابل ماں یہ سمجھتی ہے کہ اس پ۔ جن آ H ہے۔ پیر سلیمان شاہ اس کو چار * پی پی رسیوں سے # ہ کر اس پ۔ تشدد کرتے ہیں اور اس کا جن نکالتا ہے۔ اس سے # ازہ ہوتی ہے کہ ان پڑھ اور جابل عورتیں۔ # کچھ نہیں کر سکتیں تو اپنے ہر مسئلے کا حل پیروں فقیروں کو سمجھ لیتی ہیں۔ ان کا ایمان اتنا کمزور ہوتا ہے کہ پیروں فقیروں کی حرف % سمجھ

لیتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان پٹھ اور گھر W خاتون کی نگہ کا دلہہ کار بہت محدود ہوتا ہے۔ اس کی نگہ کی جانوروں سے بھی:۔ ہوتی ہے۔ جیسے دو وقت کی روٹی دے کر ۲۳ کا 5۵ کم بنا کر رکھا جاتا ہے، جو ± بھی بڑھاتی ہے گھر کے & کام بھی کرتی ہے اور نگہ کی اسی # از میں / آنے کی پابند ہوتی ہے جیسی خانہ چاہے۔ اسی وجہ سے ہمارے معاشرے میں عورت مظلوم اور کمزور طبقہ ہے اس ڈرامے میں اس کی بہت خوبی سے عکاسی کی گئی ہے۔

امجد اسلام امجد کا ڈراما ”دن“ لاہور میں / کی ۳/۴ ہے۔ اس ڈرامے میں جاگیردار اور صنعت کار کا تصادم اور ملکی معیشت کو لوٹنے کے مختلف حربے جو یہ لوگ استعمال کرتے ہیں۔ اس میں وہاب علی ای۔ سرمایہ دار اور صنعت کار ہے اور سردار دلاور علی خان ای۔ طاقتور جاگیردار ہے یہ دونوں ملکی معیشت کا جس طرح نقصان کر رہے ہیں وہ ای۔ الگ موضوع ہے۔ سردار دلاور علی ای۔ ظالم جاگیردار ہے جو کہ پورے ڈرامے میں ر (و) بہ طاری ۲ ہے اور ارد / د کے ماحول کو دہشت زدہ ۲ ہے۔ عورت کے معاملے میں سردار دلاور علی شوقین مزاج ہے۔ جہاں کوئی خاتون پسند آ جاتی ہے فوراً شادی کر 8 ہے اور # دل بھر جاتا ہے تو اسے طلاق دے کر بی الذمہ ہو جاتا ہے۔

ڈرامے میں اس کی بیٹی ماریہ کسی اور عورت کی اولاد ہے۔ جسے طلاق دے کر نکال چکا ہے۔ اس کا سردار مصور کسی دوسری عورت کی اولاد ہے۔ ماہرہ فلمی د* سے تعلق ر p والی خاتون ہے جس نے سردار دلاور سے شادی کر کے فلمی د* چھوڑ دی ہے 1 کچھ ہی عرصے بعد سردار دلاور، وہاب علی کی بیٹی کے عشق میں / قرار ہو جاتا ہے۔ # اسے پتا چلتا ہے کہ وہاب علی کی کوئی بیٹا اولاد نہیں لہذا اس کی دونوں بیٹیاں شادی دو) اور کارڈ ر کی وارث ہیں تو وہ اس کی بیٹی بن جاتا ہے جو کہ شادی شدہ ہے اس کو ورغلا شروع کر دیتا ہے۔ بندہ سردار دلاور کے جال میں پھنس جاتا ہے اور خانہ سے طلاق لے کر پ کی شدید مخالفت کرتا ہے۔ وجود سردار دلاور سے شادی کر لیتی ہے۔ سردار دلاور کی بیوی ماہرہ # اسے دے لے لفظوں میں احتجاج کی کوشش کرتی ہے تو سردار دلاور غصے سے کہتا ہے:

عورت کو میں پ وں کی جوتی سمجھتا ہوں اور جوتی ہمیشہ پیروں میں رکھی جاتی ہے جس وقت وہ چھینے لگے میں
* ر کر N دیتا ہوں۔ ۴

عورت کھلے رے میں ڈی دہ جاگیردار ایسی ہی سوچ ر p ہیں۔ وہ اولاد صرف خانہ انی بیویوں سے پیدا کرتے ہیں *۔ بی بیوں عام طور پر دل بہلانے کے لیے ہوتی ہیں۔ #۔ دل چاہا کھیل لیا بعد میں N * والی صوٹ حال ہوتی ہے۔ جاگیردارانہ سماج میں عورت انتہائی حقیر فرد ہے وہ ڈی جاگیردار خواہ کسی بھی علاقے سے تعلق ر p ہوں دونوں کی سوچ اور ہوس عورت کھلے رے میں ای۔ جیسی ہوتی ہے۔ عورت ان کے دے انتہائی بے وقعت شے ہے، جیسے یہ لوگ ٹشو پیپر کی طرح استعمال کر کے N دیتے ہیں۔

”سدوری“ ڈراما صحرائے تھر کی تکلیف دہ نگہ کی تصویر کشی کرتا ہے۔ یہ علاقہ C دی سہولتوں سے محروم ہے۔ اس وجہ سے یہاں کی لوگوں کی نگہ کی بہت مشکل ہے۔ کچھ مشکل وڈیے بنا دیتے ہیں۔ یہ ڈرامائی پی ٹی وی کراچی میں / کی پیکش ہے اور کفایہ رودینی کی تحریر ہے۔

سندھ کے وڈیے اور جاگیردار اپنا اقتدار اور طاقت، قرار p کے لیے ظالمانہ رسم و رواج اور سفاک قانون بناتے ہیں، جن کے رے میں صرف سن کر ہی روح۔۔۔ لرز جاتی ہے، جو مظلوم اور بے بس لوگ ایسے ماحول میں گئی/اے ار نہی مجبور ہیں ان کی گئی قابل رحم ہے۔ ڈرامے کے پہلے منظر میں R سانول کی حو۔ کا روئی منظر دکھایا جاتا ہے، جہاں بہت ساری بچیاں قیدی ہیں۔ ان میں سے کچھ جوان اور خوبصورت ہیں اور کچھ ادھیڑ عمر ہیں۔ وہ بچیاں اکٹھی بیٹھ کر ای۔ دوسرے کو اپنی دکھ بھری داستان سنارہی ہوتی ہیں کہ وہ کس طرح بے گھر ہو N اور کیسے کیسے مظلوم کا شکار ہو کر R کی حو۔ میں پناہ کی غرض سے داخل ہو N اور پناہ دینے کے عوض ساری عمران کے جسموں سے جو ”معاوضہ“ وصول کیا جاتا ہے وڈیے قابل بیان ہے۔ ان بچیاں خواتین میں سے کوئی خاصہ کے ظلم کا شکار ہے اور کوئی بھائی کی حق۔ کئے۔ (پہنچی۔ بچیاں جو R سے لے کر حو۔ کے ادنیٰ سے ادنیٰ 5 زم کی ہوس کا نچھ ہیں اور جو بوڑھی ہو جاتی ہیں نہ وہ بچیاں وہ کام کاج کر سکتی ہیں، نہ کسی کی ہوس پوری کر سکتی ہیں۔ انہیں فالتو سامان کی طرح ای۔ کوئے میں ڈال دیا جاتا ہے۔

ای۔ بوڑھی بچیاں شدید بیمار ہے۔ وہ اب بیمار اور عمر رسیدہ ہونے کئے۔ وڈیے کی کسی بھی: مت کے قابل نہیں رہی۔ لہذا اس کا علاج کروانے کی بھی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔

* پاکستان جیسے آزاد ملک میں شخصی غلامی اور وہ بھی (وہ اور بچیاں) تین صورت میں موجود ہے جس سے M K بھی شرم جائے۔ سندھ میں وڈیے نے ایسے ایسے قانون اور رسم و رواج بنا رکھے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں لیکن کوئی ان وڈیے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اس ڈرامے میں عورت کے استحصال کا جو روپ دکھایا H ہے وہ اس سے پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ سندھ میں کاروباری، وئی اور غیرت کئے۔ مہ عورت کا قتل تو عام ہے۔ ت ہے۔ یہ ان کے رسم و رواج کا ایسا حصہ ہے جہاں قانون بھی بے بس ہو جاتا ہے۔ ڈرامے میں # بوڑھی بیوا بچیاں ی مر جاتی ہے تو اس کا R کے کام سے شہر بچیاں H ہے وہ # واپس آتے ہیں تو R اس کہتا ہے:

ہمارے ہاں رواج ہے کہ ہم بچیاں یوں کے مرنے کا ماتم نہیں کرتے لہذا اب تم جاؤ آرام کرو، ہم پھر ت کریں گے۔ ۵

اس جملے سے وڈیے کی سفاکانہ اور ظالمانہ ذہنیت کا ازہ ہوتا ہے۔ پہلے عورت کو مجبور کر کے بچیاں ی بچایا جاتا ہے پھر تمام عمر اس سے بیگاری جاتی ہے۔ اسے ہوس کا نہ بچایا جاتا ہے اور # وہ مر جائے اسے کسی جانور کی طرح N ڈی جائے کیونکہ وہ ساری بچیاں کی حیوانیت کا شکار رہی، لہذا مرنے کے بعد اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کئے۔ چاہیے۔ یہ جاگیرداروں کے کردار کا انتہائی بھیا۔ روپ ہے اور M K کی لیل کی انتہا ہے۔

”سدوری“ ای۔ ہمت کردار ہے جسے R سانول شادی کے لیے مجبور کرتا ہے لیکن وہ اپنے محبوب کی خاطر جو کہ R سانول کا 5 زم ہے۔ R سانول کو ٹھکرا دیتی ہے۔ R اسے نہ دیتی اغوا کر 8 ہے۔ دو دفعہ اس کی قید سے فرار ہوتی ہے، ای۔ اور وڈیہ

ان کی شادی کروا دیتا ہے۔ لیکن R سانول اس کے خاٹے مراد کو قتل کروا دیتا ہے اور سدوری کو تیسری رآ فٹا کر کے جو۔ ٹی چٹا ہے۔ سدوری کے ساتھ تیسری جو ظلم ہوتا ہے اس سے۔ قی۔ یوں کے دل میں بغاوت اور آزادی کا احساس جنم 8 ہے اور وہ 8 مل کر R کے کمدار شفع کو قتل کر دیتی ہیں۔ یہ اس دور کا ڈراما ہے۔ # آمر 8 کی پینڈیں ختم ہو چکی تھیں اور مصنف کا قلم کسی حد۔ آزادی اظہار اور حق گوئی کے قابل ہو چکا تھا۔ اس ڈرامے میں دکھایا H ہے کہ عورت جیسا مظلوم اور کمزور طبقہ جو ہمیشہ جبر و استحصال کی چکی میں پٹا ہے وہی عورت اس A م کے خلاف بغاوت بھی کر سکتی ہے۔

”ماروی“ ڈراما ”نور الہدی شاہ“ کی تحویہ ہے اور کراچی مارا کی شہ 3/4 ہے۔ اس ڈرامے کا مارا کی کردار ماوری ہے۔ یہ لڑکی محنت اور جہد کا استعارہ ہے۔ وہ سندھ کے علاقے ضلع تھرپرکر سے تعلق R ہے۔ جو علم حاصل کر کے وڈیوں کے چنگل سے • ت حاصل کرتا چاہتی ہے۔ وہ شہر تعلیم کی غرض سے جاتی ہے، اس کا پ بھی بیٹی کی تعلیم میں معاون اور مددگار ہے۔ شہر جا کر ہوٹل میں اس کی وڈی کے بیٹی ”لیلی“ سے دوستی ہو جاتی ہے جو صرف وقت آری کی خاطر یونیورسٹی میں داخلہ لیتی ہے۔ لیلی کا بھائی ”عمر سومرو“ عمر سومرو بیرون ملک سے تعلیم حاصل کر کے واپس آتا ہے تو اس کے خیالات بل چکے ہوتے ہیں۔ وہ روایتی جاگیر دار نہیں ہے بلکہ پٹھا لکھتا شعور نو جوان ہے۔ وہ ماوری کو پسند کرتا ہے لیکن ماوری نے عمر سومرو کی دو اور محبت کو ٹھکرا دیا اور کہا وہ شہر میں صرف پٹھنے آئی ہے۔ ماوری کو اپنے مقصد سے سچی لگن ہے لہذا وہ عمر سومرو کی محبت ٹھکرا دیتی ہے اور بل کی عزت پر حرف نہیں آنے دیتی۔ ماوری فرسودہ A م کے خلاف روشنی اور طاقت کی علامت ہے۔

عمر سومرو # اکبر سے اپنی محبت کا کرہ کرتا ہے تو اکبر ماوری کو اغوا کر و 8 ہے۔ عمر سومرو # ماوری سے ملتا ہے تو اسے کہتا ہے کہ اب تم مجھ سے شادی کر لو! تم واپس جاؤ گی تو گاؤں کے لوگ تم کو کاری کر کے مار دیں گے لیکن وہ انکار کر دیتی ہے۔ اکبر کا پ سردار عاشق علی تھرپر کر کے گاؤں مٹھی کا وڈیہ ہے۔ وہ تو پہلے ہی ماوری کی تعلیم کے خلاف تھا، # ماوری شہر پٹھنے جاتی ہے تو وہ اس کے پ کو حکم دیتا ہے کہ تم ماوری کی شادی میرے کمدار سے کر دو۔ وڈیوں کے دیہ ہارن مزارع کی بیٹی ڈھور ڈنگر ہیں۔ وہ انہیں اپنی مرضی سے ہر چاہے ہا دیں۔ اس کے دیہ عورت بے ڈن جانور ہے جس کے ساتھ ہر طرح کی سلوکی جا ہے۔ وہ ماوری کی شادی اپنے کمدار سے اسی وجہ سے کر دیتا ہے کہ ماوری کے پ کو احساس ہو سکے کہ وڈیوں کی رٹا پٹھا لکھ کر بھی خود مختاری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ وہ یہ فیصلہ کر کے ماوری اور اس کے پ کو ڈیہ آمیز سزا دینا چاہتا ہے۔ اس ڈرامے میں عمر سومرو اور لیلی کی ماں ایہ آزاد خیال اور پٹھی لکھی عورت ہے۔ وہ شہری وڈیہ کے کی نیگم ہے۔ اس کا خاٹا سیا 8 دان بھی ہے، لہذا وہ اپنے خاٹے کی الیکشن مہم میں بھی بھرپور حصہ لیتی ہے اور خود بھی مختلف تقریبات میں جا کر حقوق 2 اں اور عورت کی آزادی کے لیے یوش تقریریں کرتی ہے لیکن درحقیقت وہ ایہ وڈیہ ہے، جو آزاد خیالی کے وجود طبقاتی تقسیم سے خود کو نہیں نکال سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ # اس کا عمر سومرو، ماوری سے شادی کی خواہش ظاہر کرتا ہے تو وہی زور مخالفت کرتی ہے اور ماوری کو بہو بنانے کی طرح رضامند نہیں ہوتی۔ W کو سمجھاتی ہے کہ ہماری اور ان کی کلاس میں بہت فرق ہے۔ محمل میں ٹکا پٹھا

نہیں لگتا۔ اس کی بیٹی لیلیٰ بھی اکبر سے شادی سے انکار کرتی ہے تو وہ اسے سمجھاتی ہے کہ آ کہ فیوڈل سسٹم کی ردیت کو چھوڑ دیں تو ہماری معاشرے میں کوئی عزت نہیں رہے گی۔ اس فیوڈل سسٹم کو بچانے کے لیے وڈیوں کی بیٹیاں اور بہنیں ہمیشہ سے قہر بی دیتی آئی ہیں۔ لہذا اس سسٹم کو قائم رکھنے کے لیے تمہیں اکبر سے شادی کرنی پڑے گی۔ آ کسی سے اور شادی کی تو ہمارے سر جھک جا N گے۔

عمر سومرو، ماوری کے انخواب اکبر سے راض ہوتا ہے کہ تم نے اس کے ساتھ ہستی کیوں کی۔ اب اسے حفاظت گھر چھوڑ آتے ہیں تو اکبر اسے بیٹھتا ہے کہ ہمارے رسم و رواج کے مطابق جو لڑکی گھر سے بھاگ جائے اسے کوئی انخواب کر لے۔ # وہ گھر واپس پہنچتی ہے تو اسے ”کاری“ کی رسم کے مطابق مار ڈیا جاتا ہے۔ یہ بھی سندھ کی ای۔ قدیم رسم ہے۔ جس کے مطابق عورتوں کا غیرت اور عزت کھلے مہ قتل لکل جا سکتا ہے۔ سندھ میں یہ رسم اب بھی موجود ہے۔ کاری کھلے مہ سندھ میں اب۔۔ بے شمار خواتین قتل کی جا چکی ہیں۔ خا۔۔ انی دشمن کسی اور وجہ سے دوفر h کے درمیان آ کوئی آدمی قتل ہو جائے تو قاتل گھر جا کر اپنی بیوی، بہن یا بیٹی کو قتل کر کے اس کی لاش مقتول کے لاش کے ساتھ N کر تھانے میں بیان دیتے ہیں کہ اپنے گھر کی عورت اس مرد کے ساتھ دیکھی ہے لہذا دونوں کو کاری کی رسم کے تحت مارا ہے اس رواج کے سامنے پولیس بھی خاموش ہو جاتی ہے۔ مردوں نے اپنے جا۔۔ کاموں اور قتل و غارت آ ی کے لیے عورت کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ یعنی قہر بی ہر صورت عورت کی دی جاتی ہے۔

اس رسم کو قائم رکھنے میں ہاری، مزارے، چچائیت والے اور وڈیے مل کر تحفظ دیتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ قبیح رسم اب۔۔ ختم نہیں ہو سکی۔

ماوری کو عمر سومرو اس کے گھر واپس چھوڑ جاتا ہے۔ گاؤں والے اس کو کاری کھلے چاہتے ہیں۔ وہ گاؤں سے بھاگ کر شہر پہنچ جاتی ہے اور عدا { سے ا» ف طلب کرتی ہے۔ وڈیے پیسے کی طاقت سے مہنگا وکیل تلاش کرتے ہیں جو ماوری کو جھوٹا \$ کرنے کے لیے جھوٹے گواہ اور جعلی ثبوت پیش کرتے ہیں۔ 1 ماوری ہمت نہیں ہارتی اور بھری عدا { میں وکیل کو جھوٹا اور فر R کہہ کر عمر سومرو کی محبت کو چیلنج کرتی ہے، جس پر ودفرا & توں کی حقیقت بیان کرتے ہیں اور اس کے انخواب کی ذمہ داری بھی قبول کرتے ہیں۔ یوں یہ ڈراما اختتام پزیر ہوتا ہے۔

ماوری ای۔* کردار اور مضبوط شخص کی لڑکی ہے جو اپنی مضبوط شخصیت، سچائی، اشتقاقیت اور دلیری سے وڈیوں کی طاقت کو شکست دیتی ہے۔ اس ڈرامے میں آ چہ ماوری ظلم کو شکست دیتی ہے لیکن کاری اور دطر h سے جو عورت کے استحصال کی کوشش کی جاتی ہے اس کی ڈرامے میں بہت خوبی سے عکاسی کی گئی ہے۔

”راہیں“ پی ٹی وی لاہور مر/ کا ڈراما ہے جو ۱۹۹۸ء میں ٹیلی کا & ہوا۔ یہ ڈراما منشیہ دکا تحریک کردہ ہے۔ اس ڈرامے میں شہری اور دیہاتی کلچر کی بہت خوبی سے عکاسی کی گئی ہے۔ آ چہ مارشل لاء کا دور ختم ہو چکا ہے۔

* ہم معاشرے میں جبر و استحصال کی فضا ستور موجود ہے۔ چوہدریوں کی۔ اداری کی خواتین موچی کی بیوی کو بہت بے رحمی سے مارتی بیٹھتی ہیں اور اسی تشدد کی وجہ سے موچی موچن کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ موچی دادری کے لیے گاؤں کے چوہدری کھلے س جاتا ہے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ تھانے میں میت لے کر جاتے ہیں، وہاں بھی چوہدریوں کے وفادار بیٹھے ہوئے ہیں۔ لہذا تھانے جا کر

بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن موچی کا یہ فیصلہ کہ بیوی کی لاش لے کر تھانے جائے سماجی تبدیلی کی طرف اشارہ ہے۔ مارشل لاء دور میں تو یہ بھی ممکن نہ تھا، کہ گاؤں کا کوئی کمی کین اپنے ساتھ ہونے والی ڈیٹی کسی قسم کا احتجاج کرے۔ چنانچہ جی اور اس کی ماں کو موچن کے قتل کے الزام میں گرفتار لیا جاتا ہے۔ چوہدری اکبر جی اور اس کی ماں کی ضمانت \$۱۰۰ رہائی کروا دیتا ہے اور جی کے بھائیوں سے کہتا ہے کہ اس پختی کیا کرو۔ دراصل جی کی ماں اور بھائی چوہدری فلک شیر (چوہدری اکبر کی) کو جی کا رشتہ دینے پر رضامند ہیں۔ جی اکلوتی، لاڈلی اور خود سر لڑکی ہے وہ یہ رشتہ قبول کرنے سے رضامند نہیں۔ اس موقع پر چوہدری اکبر جی کے بھائی سے کہتا ہے:

چوہدری اکبر: اوئے لڑکیوں کو لاڈ پیا نہیں کیا جاتا۔ انہیں چھوڑ دو، کھلا جائے۔ ہے اور شیر کی آغ سے دیکھا جاتا ہے۔ تم لوگوں نے بہت سوچا ہا رکھا ہے اس لڑکی کو۔ اپنی چاچی سے پوچھو ہمارے ہاں دودھ کی نہریں بہتی ہیں کسی شے کی کمی نہیں۔ لڑکیوں کو صرف روکھی سوکھی روٹی دی جاتی ہے کوئی مکھن 5 ٹی نہیں دی جاتی۔

لڑکیوں کو - پسی دودھ نہیں دیتے جاتا۔ ۶۔

پنجاب کے دیہاتوں کا یہ بہت پر رواج ہے۔ لڑکے اور لڑکی میں امتیازی سلوک، لڑکے کی پیدائش پر مٹھائیاں تقسیم ہوتی ہیں، خوش منائی جاتی ہے۔ لڑکی کی پیدائش پر دکھ کا اظہار کیا جاتا ہے کیونکہ لڑکی کی پیدائش کی وجہ سے ان کے سر جھک جاتے ہیں۔ عورت صرف غلامی کے لیے پیدا ہوئی ہے۔

”ہوا N“ ڈراما کراچی میں ۱۹۷۴ء کی ہے اور اس کی مصنف ”فرزاتہ یم سید“ ہیں۔ اس ڈرامے کا ۱۹۷۴ء سے ڈیہ مظلوم کردار ”شہناز“ اور اس کا خاں ہیں۔ ”میر محمد“ شہناز متوسط طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ جس نے اپنی بچیوں کی حق حلال کی کمائی سے پرورش و تربیت کی ہے، اب دونوں جوان ہیں۔ شہناز کا خاں میر محمد وڈیوں کا 5 کم ہے اور قتل کے جھوٹے مقدمے میں مفروضہ ملزم ہے۔ شہناز تنہا بیٹیوں کی پرورش کرتی ہے، انہیں پکڑے۔ رے میں یہ بتاتی ہے کہ وہ مرچکا ہے کیونکہ ایہ مفروضہ ملزم کی بیٹیوں کے لیے کہاں سے اچھے رشتے تلاش کرتی۔ اس کی یہ مشکل دونوں بیٹیاں خود ہی حل کر دیتی ہیں۔ بیٹی جو ہسپتال میں سہ ہے وہ ہسپتال کے ایم ایس سے شادی کر لیتی ہے جو عمر میں اس کے پکڑے۔ اب ہے۔ دوسری بیٹی جو کہ وڈی کے پکڑے کی ہے اس سے شادی کر لیتی ہے۔ وڈی کے بیوی اس سے عمر میں ۱۰ سال۔ بیٹی ہے۔ لہذا وڈی کے سے نہ گھر کی نوکرانی محفوظ ہے نہ دفتر کی 5 کم۔ وڈی کے دل پسند 5 کم ”بچائی“۔ اس کا سال اپنے گھر لے جاتا ہے تو وہ فوراً اس کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس کا سال لے میں گھوڑی کا مطالبہ کرتا ہے، وڈی فوراً تیار ہو جاتا ہے۔ یعنی گھوڑی 5 کم۔ جیسی اہمیت کی حامل ہیں۔ K احسان علی اپنی بہو کو مشورہ دیتا ہے کہ ہماری عورتیں گھروں میں خوبصورت نوکرانے اسی لیے b ہیں کہ گھر کے مرد گھر سے ہر ادھر ادھر نہ ماریں۔

شہناز کی بیٹی صائمہ جو سنگ سے وابستہ ہے، وہ اپنے سے بی عمر کے اختیار ڈاکٹر سے اس وجہ سے بھی شادی کرتی ہے کہ اسے اپنے ارد گرد کام کرنے والوں سے تحفظ مل جائے۔ یہ بھی ہمارے سماج کی ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ سنگ جیسے مقدس پیسے سے وابستہ خواتین کو معاشرے میں حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان کا کردار ۱۹۷۴ء کے لیے مشکوک رہتا ہے، اول تو ان کی شادی ہی مشکل

سے ہوتی ہے آ/ ہو جائے تو ساری عمر چھتے ہوئے سوالوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

شہناز بھی جس محلے میں رہتی ہے وہاں پیر قدرت اللہ جیسے مہمناہ مولوی اور شرفاء آئے دن اس کے لیے کوہینہ کوئی پیشانی بنائے p ہیں۔ اس ڈرامے میں مختلف طبقات سے تعلق ر p والی خواتین کا استحصال دکھایا H ہے۔ مثلاً: سنگ سے وابستہ، مردوں کے ساتھ دفن میں کام کرنے والی خواتین، جو۔ کی وڈی اور 5 زما N غرض تمام خواتین کردار جو اس ڈرامے میں پیش کیے گئے کسی نہ کسی معاشرتی جبر اور استحصال کا شکار ہیں۔

جاگیردار اور وڈیے معاشرے کا ایسا طبقہ ہیں جو عوام کے لیے ظالم اور جبر حکمرانوں کی ما # ہیں جن کے خلاف بن کھولنا اپنی موت کو دعوت دینے کہہ۔ لہذا ایسے موضوعات پ پی ٹی وی نے ڈرامے پیش کیے تو عوامی حلقوں میں ایسے ڈراموں کو بہت پسند آیا۔ حاصل ہوئی۔ لہذا اس دور کے ڈرامے اب۔ کئی کئی رد کھائے جا چکے ہیں۔

اکیسویں صدی کے آغاز سے۔ # کیبل چینلز کا آغاز ہوا تو لوگوں کے لیے صرف پی ٹی وی دیکھنے کی پندی ختم ہو گئی۔ V چینلز کو لوگوں کو ازہ ہوا کہ پی ٹی وی ای۔ سرکاری ادارہ ہے جو حکومتی سرپرستی میں حکومت کی مرضی اور منشاء سے چلتا ہے، جو بھی نئی حکومت آئی ہے پی ٹی وی اس کی پالیسیوں کا پند بنا کر چلتا ہے لیکن کیبل نشریات کے۔ (میڈیا کو خاصی حد۔ آزادی بھی حاصل ہوئی جس کی وجہ سے جاگیردار، وڈیے اور سیا & دان میڈیا اور پلس سے بہت خوف زدہ رہتے ہیں بلکہ لوگ اللہ سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا کیمرے کی آن سے ڈرتے ہیں۔

آ/ چہ اکیسویں صدی میں بھی جاگیرداری A م ختم نہیں ہو سکا۔ اسی اور نوے کی دہائی میں جس طرح پورا سماج جاگیرداروں کے شکنجے میں جکڑا ہوا تھا اب وہ صورت حال نہیں 1 جاگیردارانہ سوچ مزاج اور ذہنیت اب بھی موجود ہے۔ اس A م کے۔ (معاشرے میں طبقاتی تقسیم پیدا ہوئی اور وقت آرنے کے ساتھ ساتھ یہ خلیج بھتی جا رہی ہے۔ اس A م نے لوگوں کے درمیان نسلی امتیاز پیدا کیا۔ پیشے کے اعتبار سے لوگوں کو کم ± اور کی کمین بنا کر اور کو D © والا کھلا۔

اکیسویں صدی کا آغاز اپنے ساتھ مارشل لاء کا جبر اور دہشت آ دی کی شہ لہر ساتھ لای۔ ملک میں امن وامان کی صورت حال خاصی پشیمان کن رہی۔ اس دور میں V والے ڈراموں کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس دور میں کیبل نشریات کے۔ (بہت سے چینلز میں مقابلے کی فضا پیدا ہو گئی اور معیار کو M A ر p کے لیے بجائے مقدار کو اہمیت دی گئی۔ چنانچہ اس بھیڑ چال کے۔ (ڈراموں کا معیار بھی متلا ہوا۔ پہلے جو ڈراما نگار تھے، ان کے ڈراموں میں مقصد \$ کے ساتھ ساتھ دلچسپی کا عنصر بھی تھا ایسے موضوعات پ ڈرامے V تھے جو عوام و خواص میں بے حد مقبول تھے لیکن اکیسویں صدی کے آغاز سے چینلز کی بھرمار ہو گئی اور ڈراموں اور ڈراما نگاروں کی مائے میں بے تحاشا اضافہ ہوا لہذا ڈرامے تو اس دور میں بہت بن گئے لیکن ان میں وڈیے نہیں تھے جو اسی اور نوے کی دہائی میں V والے ڈراموں کی تھی۔

* پاکستان میں جمہور \$، ہڈی آمر \$، جاگیردار اور سرمایہ دار ہی حکومت پ قابض ہیں اور اسی وجہ سے اب۔ جاگیردارانہ

آء قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے یہاں خواتین خاص طور پر دیہی علاقوں سے تعلق ر p والی خواتین آج بھی ظلم و ڈی دتی، تشدد اور کم خوراک کی کاکار ہیں۔ قیام پاکستان سے لے کر آج ۔۔ خواتین معاشرے کا جبر و تشدد، داش& کر رہی ہیں۔ ہمارے معاشرے کے تمام قوا 2 اور رسم و رواج عورت کے دکھوں اور مصائب\$ میں اضافہ کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکیسویں صدی کے آغاز میں # بے شمار چینلز پر بے شمار ڈرامے دکھائے جا رہے تھے ڈراموں کا پہلا جیسا معیار بھی قرار نہیں رہ سکا۔ سابع چینلز نے عورت کی بے بسی اور مظلومیت کو ضرور موضوع بچا کیوے اس موضوع کی صداقت اور حقیقت ہی عوامی حلقوں میں پائی اور مقبولیت کا۔ ۛ) بنی۔ پی ٹی وی سے اس دور میں جن ڈراموں میں عورت کا اتصال پیش کیا H وہ ڈرامے D ذیل ہیں:

اے پیاسی، قفس، دوپٹہ، کاجل گھر، آن، ملنگی، بنت آدم، غرور، جیہن، شکن اور چنری ڈی وہ قابل ذکر ڈرامے ہیں۔

حوالہ جات

- ۱۔ مبارک علی، ڈاکٹر، جاگیر داری، ریخ X A، فکشن ہاؤس، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص: ۹
- ۲۔ مبارک علی، ڈاکٹر، جاگیر داری، ص: ۱۶۳
- ۳۔ اصغر ایم، سید، پیاس، www.youtube.com
- ۴۔ امجد اسلام امجد، دن، www.youtube.com
- ۵۔ کفایہ رودینی، سدوری، www.youtube.com
- ۶۔ منشیہ، راہیں، www.youtube.com